II ۔ (الف):۔ایک جملہ میں جواب تحریر کیجیے۔

1 شاعر نے عمر کے کس حصّے میں نظم لکھی؟

ج:۔شاعر نے یہ نظم عمر کے بیسویں سال میں لکھی۔

2۔شاعر کو کس نے پالا تھا؟

ج:۔شاعر کو کھلائیوں اور دائیوں نے پالا تھا۔

3۔دائی کس طرح دل بہلایا کرتی تھی؟

ج:۔دائی برسات اور گھٹاؤں کی باتیں کہہ کر دل کو بہلاتی تھی۔

4۔دائی کی بات سن کر شاعر کے دل میں کیا خیال پیدا ہوا؟

ج:۔دائی کی بات سن کر شاعر کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ "میں ایک جگنو ہوتا"

5۔شاعر کی خواہش کیا تھی؟

ج:۔شاعر کی خواہش یہ تھی کہ کاش میں کسی نہ کسی طرح ماں کے پاس پہنچ جاؤں

6۔جگنوؤں کی صفوں پر کس بات کا گمان ہوتا ہے؟

ج:۔جگنوؤں کی صفوں پر اس بات کا گمان ہوتا ہے کہ اندھری راتوں کے فضاؤں میں قندیلیں اڑتی

Scanned with CamScanner

پھر رہی ہوں۔

(ب):۔ مختصر جواب لکھئے۔

7۔ شاعر بچپن کے بہلاوے کی باتوں کو حسین جھوٹ کیوں کہتا ہے؟

ج:۔ کیونکہ شاعر بڑا ہو کر یہ جان چکا تھا کہ بھٹکی ہوئی روحوں کو جگنو چراغ نہیں دیکھاتے مگر پھر بھی اس بہلاوے کی باتوں کو حسین جھوٹ کہا تھا۔

8۔ اس نظم میں یتیم بچے کی بے چینی کا اظہار کس طرح کیا گیا ہے؟

ج:۔ اس نظم میں یتیم بچے کی بے چینی اور بے قراری اور اس کے دل میں سمائے ہوئے درد کو بڑے اچھے انداز میں پیش کیا گیا ہے اور ماں کے متعلق جذبات احساسات شاعر نے بڑی خوبی ساتھ پیش کئے ہیں جسے پڑھنے والے قاری کا دل تڑپ اٹھتا ہے۔

(ج):۔ تفصیلی جواب لکھئے۔

9۔ اس نظم کا خلاصہ لکھئے۔

"نظم جگنو" ماں کی یاد میں لکھی ہوئی ایک تاثراتی نظم ہے۔ اس نظم میں ایک پسیر یتیم بچے کا درد سمایا ہوا ہے جس کی پہلی سانس ہی ماں کی موت کا سبب بنی۔ شاعر نے بڑے موثر انداز میں نظم کو پیش کیا ہے۔

ایک نوجوان بیس سالہ لڑکا اپنی ماں کو یاد کرتے ہوئے کہتا ہے اے ماں میں کتنا بدنصیب ہوں جس نے پیدائش کے بعد نہ وہ اپنی ماں کو دیکھا اور نہ ہی ماں اس کو دیکھ سکی۔ اور میں وہ بدنصیب اولاد ہوں جسے ماں کا تصور ہی نہیں ہوا جسے کھلائیوں اور دائیوں نے پالا پوسا ہے۔ اور جب وہ بہلانے کے لئے جب رات کو موسم برسات میں جگنو دیکھائی دیتے تھے تو وہ کہتی تھیں کہ بھولی بھٹکی روحیں ان جگنوں کو دیکھائی دیتی ہیں تو اس بچے کے دل میں خواہش ہوتی تھی کہ کاش میں بھی ایک جگنو بن کر اپنی ماں کی بھولی بھٹکی ہوئی روح کے پاس جا کر کہتا "اے ماں تو کہاں کہاں میری تلاش میں بھٹک رہی ہے" یہ سوچ کر وہ بچہ رونے لگتا ہے کہ کسی طرح میں اپنی ماں کو راہ دکھلاتا ہوا گھر لے جاؤں اور اس بچے کی ہچکیاں بندھ جاتیں تھیں۔

شاعر خود اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ اب بھی ہمارے شہر میں وہ برساتیں اور

گئی ہیں جیسا جاتی ہیں۔ ان فضاؤں میں جگنوؤں کی مخملیں نور بن کر اڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ وہ لڑکا
کہتا ہے کہ اسے فضاؤں میں لہراتی ہوئی قندیلیں میں تمہیں اچھی طرح پہچان چکا ہوں کہ کسی جگنو کو
روشنی نہیں کہلائی دیتی۔ یہ سب تو جھوٹ ہے فریب ہے پھر بھی شاعر کہتا ہے کہ یہ جھوٹ ہی سہی مگر یہ
کتنا حسین جھوٹ ہے جو میرے دل کے تسکین کا سامان ہے۔

■ (الف): ان الفاظ کی ضد لکھئے۔

حیات x موت　　آسمان x زمین　　حسین x قبیح

جھوٹ x سچ　　نور x تاریک　　محبت x نفرت

(ب) مصرعہ مکمل کیجئے۔ (جواب کے لئے درسی کتاب دیکھئے صفحہ نمبر 13, 12, 11, 10)

(ج) غیر متعلق الفاظ کی نشاندہی کیجئے۔

جواب: غیر متعلق لفظ : 14) جگنو　　15) زمین　　16) جنگل

17) تاریک　　18) موت

Scanned with CamScanner